فضائل شعبان المعظم پر مشتمل ایک
لاجواب تالیف

بہارِ شعبان

حافظ محمد راشد مدنی

باہتمام: محمد مجید علی عطاری

میلاد پبلیکیشنز
داتا دربار مارکیٹ۔ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نام کتاب:	بہارِ شعارِ شعبان
مصنف:	حافظ محمد راشد مدنی
اشاعت:	اوّل رجب
صفحات:	48
قیمت:	15

ناشر

میلاد پبلی کیشنز

باہتمام: محمد امجد علی عطاری

ملنے کا پتہ: میلاد پبلی کیشنز دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

فون: 7247301

ملنے کے پتے

مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور۔	مکتبہ زاویہ لاہور۔
مکتبہ جمال کرم لاہور۔	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔
سنی کتب خانہ لاہور۔	مکتبہ غوثیہ اوکاڑا۔
مکتبہ کنز الایمان میر پور کشمیر۔	شبیر برادرز لاہور۔

انتساب

میں اپنی اس تالیف کو اپنی صابرہ و شاکرہ والدہ محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ کے نام معنون کرتا ہوں کہ جن کے صبر و شکر کی کیفیت دیکھ کر اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

مولائے کریم عزوجل سے دعا ہے کہ میری والدہ محترمہ کو عمرِ خضر عطا فرمائے اور ہم تمام بہن، بھائیوں کو اپنی والدہ محترمہ کے سایہ شفقت میں پروان چڑھنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

دعا گو

حافظ محمد راشد مدنی عفی عنہ

فون نمبر 0333-4307729

University of Educatoin Lahore.

میری انتہائے نگارش یہی ہے

تیرے نام سے ابتداء کررہا ہوں

بہارِ رجب کے بعد بہارِ شعبان آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ الحمد للہ رب العالمین بہارِ رجب کی تالیف کے دوران ہی بہارِ شعبان کے حوالہ جات نوٹ کرلئے تھے۔ لیکن مصروفیت کے باعث کتابت نہ ہوسکی۔

حال ہی میں ایم اے اسلامیات کے امتحان سے فارغ ہوا تو اس کی طرف توجہ مبذول کی۔ الحمد للہ چند دن کی محنت شاقہ کے بعد مسودہ تیار ہوگیا۔ اس کے علاوہ ۱۱۲ انمول حکایات بھی زیرِ تکمیل ہے۔ مولا تعالیٰ سے بطفیل حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا ہے کہ کامیابی کی راہیں وسیع تر ہوتی چلی جائیں۔ اس تالیف میں جتنی خوبیاں ہیں وہ میرے پروردگار عزوجل کا فضل ہے۔ اور نادانستہ طور پر جو خامی رہ گئی ہو وہ میرا کمال ہے۔

کیا فائدہ فکرِ بیش و کم سے ہوگا — ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا

جو کچھ ہوا تیرے کرم سے ہوا — جو کچھ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

مجھے اپنی کم علمی کا بھرپور طریقے سے اعتراف ہے اس لئے اہل علم سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں شرعی سقم پائیں تو راقم کو اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

طلبگارِ عشقِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

حافظ محمد راشد مدنی عفی عنہ

0333-4307729.

ایم اے اسلامیات

۲۸ جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ وَعُلَمَآءِ مِلَّتِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

برادرانِ اسلام!

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کئی مقام پر اپنے اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ. (النساء:۵۹)

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ (ترجمہ کنز الایمان)

ایک اور مقام پر حکم کے ساتھ ساتھ اس کا فائدہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا○ (النساء:۵۹)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ (کنز الایمان)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہر مسلمان پر واجب و ضروری ہے اور جو اس حکم کی بجاآوری میں کامیاب ہوگیا تو اسے جنت میں انبیاء علیہم السلام، صدیقین رضی اللہ عنہم، شہداء اور نیک بندوں کا پڑوس نصیب ہوگا۔ اس انعام کی اہمیت کے پیش نظر، ہر مسلمان کو اس کے حصول کیلئے سخت کوشش کرنی چاہیے۔ اور اس کیلئے ہر قسم کے گناہ سے بچنا اور نیک اعمال کی ادائیگی پر استقامت حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔

نیز نیک اعمال پر استقامت جتنی پختہ ہوگی مذکوہ انعام کا حصول بھی اتنا ہی یقینی ہوتا چلا جائے گا۔

شعبان المعظم کا مبارک مہینہ بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب علیہ السلام کی اطاعت وفرمانبرداری پر استقامت کے حصول میں بے حد اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وہ اس طرح کہ جب ہم اس ماہ مقدس میں مختلف فضائل کے حصول کے لئے کثیر عبادت کو اختیار کرتے ہیں تو نفس کو اطاعت خدا ورسول کی عادت پڑ جاتی ہے اور پھر یہی عادت ان ایام کے گزر جانے کے بعد بھی کام آتی رہتی ہے' لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس مبارک مہینے کی قدر کریں۔ آج میں آپ کے سامنے اسی ماہ مبارک کے چند فضائل عرض کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ شعبان المعظم ہے۔

وجہ تسمیہ:۔

☆ عربی لغت کی کتاب ''قاموس'' میں ہے کہ شعبان ایک مشہور مہینہ ہے۔ اس کی جمع شعبانات اور شعابین ہے۔ اور یہ ''تشعب'' سے ماخوذ ہے اور تشعب کے معنی تفرق کے ہیں۔

☆ حدیث میں ہے شعبان اس لئے نام رکھا گیا کہ روزہ دار کے لئے اس میں خیر کثیر متفرع ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسے رافعی نے اپنی تاریخ میں حضرت انس سے بیان کیا۔

(ماثبت بالسنۃ)

☆ امام غزالی علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں ''چونکہ اس مہینہ میں کثرت سے خیر نکلتی ہے' اس لئے اسے شعبان کہا گیا ہے۔ شعبان' شعب سے مشتق ہے جس کے معنی گھاٹی کے ہیں۔ جس طرح گھاٹی یعنی شعب پہاڑ کا راستہ ہوتی ہے اسی طرح یہ مہینہ بھی خیر وبرکت کی راہ ہوتا ہے۔

(مکاشفۃ القلوب)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ماہ کا نام شعبان اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس ماہ میں رمضان کے لئے بے شمار نیکیاں تقسیم کی جاتی ہیں اور رمضان نام اس لئے رکھا گیا کہ یہ مہینہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین)

شعبان المعظم کے اہم واقعات:

☆ اس ماہ کی پانچ تاریخ کو سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت مبارکہ ہوئی۔

☆ اسی مہینہ کی پندرھویں تاریخ کو شب برأت یعنی ''لیلۃ مبارکہ'' ہے جس میں امت مسلمہ کے بہت سے افراد کی مغفرت ہوتی ہے۔

☆ اسی ماہ کی سولھویں تاریخ کو تحویل قبلہ کا حکم ہوا۔ پہلے ابتداء اسلام میں کچھ عرصہ بیت المقدس قبلہ رہا پھر اللہ تعالیٰ نے حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی مرضی کے مطابق کعبہ معظمہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنا دیا۔ اس وقت سے ہمیشہ تک مسلمان کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔

(عجائب المخلوقات)

فضیلت ماہِ شعبان المعظم:

☆ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاہِلِیْ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا مِنْ شَعْبَانَ فُتِحَتْ لَہُ اَبْوَابُ الْجَنَانِ وَغُلِّقَتْ عَلَیْہِ اَبْوَابُ النِّیْرَانِ ۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایماندار ماہ شعبان میں کسی بھی دن روزہ رکھے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ (انیس الواعظین)

☆ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْبَانُ بَيْنَ رَجَبَ وَ شَهْرِ رَمَضَانَ يَغْفِلُ النَّاسُ عَنْهُ يَرْفَعُ فِيْهِ اَعْمَالُ الْعِبَادِ فَأُحِبُّ اَنْ لَّا يُرْفَعُ عَمَلِيْ اِلَّا وَاَنَا صَـــائِـمٌ" ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان' ماہ رجب اور رمضان المبارک کے درمیان ایک مہینہ ہے لوگ اس کی شان سے غافل ہیں۔ اس میں بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرے اعمال اس حال میں اٹھیں کہ میں روزہ دار ہوں۔

(ماثبت بالسنۃ)

☆ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔

(ماثبت بالسنۃ)

☆ عَنْ عَـائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا كَانَ اَحَبُّ الشُّهُوْرِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّمَ شَعْبَانُ ○ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام مہینوں سے زیادہ پیارا مہینہ شعبان تھا۔

(فضائل الایام والشہور)

☆ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شعبان میرا مہینہ ہے جس نے اس کی تعظیم کی اس نے میری تعظیم کی......اور جس نے میری تعظیم کی میں اس کے لئے قیامت کے دن کے لئے ذخیرہ ہو جاؤں گا۔

(تذکرۃ الواعظین)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ماہ رجب آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: اے خدا رجب اور شعبان میں ہمارے لئے برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان میں پہنچا۔ اسے ابن عساکر اور ابن نجار نے بیان کیا۔

(ماثبت بالسنۃ)

☆ حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب شعبان آجائے تو اپنے جسموں کو پاک رکھو۔ اس ماہ میں اپنی نیتیں اچھی رکھو اور انہیں حسین بناؤ۔

(مکاشفۃ القلوب)

☆ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "شعبان میرا مہینہ ہے' رجب اللہ تعالیٰ کا اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے' شعبان گناہوں کو دور کرنے والا اور رمضان بالکل پاک صاف کر دینے والا ہے۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رجب کا شرف اور فضیلت باقی مہینوں پر ایسے ہے جیسے دوسرے کلاموں پر قرآن مجید کی فضیلت اور تمام مہینوں پر شعبان کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام انبیاء علیہم السلام پر میری فضیلت اور دوسرے مہینوں پر رمضان کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کائنات پر اللہ تعالیٰ کی فضیلت!!

(غنیۃ الطالبین)

☆ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک مدتِ حیات کا ختم ہونا لکھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ آدمی شادی کرتا ہے' اس کے یہاں بچہ پیدا ہوتا ہے حالانکہ اس کا نام مرنے والوں میں لکھا جا چکا ہوتا ہے"۔

(الدر المنثور)

☆ غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ شعبان کے پانچ حروف ہیں۔ 'ش' شرف کا۔ 'ع' علو کا۔ 'ب' بر (احسان اور بھلائی) کا۔ 'ا' الفت کا اور 'ن' نور کا ہے۔ گویا ماہ شعبان المعظم کی جلوہ گری تو کیا ہوتی ہے۔ شرافت' بلندی' بھلائی' الفت اور نور کا سماں بندھ جاتا ہے۔ اس ماہ مبارک میں نیکیوں کی کثرت' خطاؤں کی مغفرت اور نزول برکت کا

سلسلہ بڑھ جاتا ہے۔ درود پاک پڑھنے کا یہ خاص مہینہ ہے۔ اس ماہ میں کثرت سے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک کے گجرے نچھاور کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. (سورہ احزاب)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ کے معنی رحمت کے ہیں' ملائکہ کی طرف سے صلوٰۃ کے معنی مدد نصرت اور استغفار کے اور مومنوں کی طرف سے صلوٰۃ کے معنی ہیں دعا اور ثناء۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ صلوٰۃ کے معنی اللہ عز وجل کی طرف سے توفیق و رحمت کے ہیں۔ فرشتوں کی جانب سے مدد و نصرت کے اور مسلمانوں کی طرف سے پیروی کرنے اور عزت و احترام پہنچانے کے ہیں۔

ابن عطا رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صلوٰۃ کے معنی اللہ عز وجل کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تعلق اتصال کی بقا کے ہیں اور ملائکہ کی طرف سے تعظیم کا اظہار کرنے اور امت کی طرف سے صلوٰۃ کے معنی ہیں شفاعت طلب کرنا!

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو ایک بار مجھ پر درود پاک بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس لئے ہر دانش مند کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس مہینے میں غافل نہ رہے بلکہ رمضان کے استقبال کی تیاری شروع کردے۔ گزشتہ اعمال سے توبہ کرکے گناہوں سے پاک ہو جائے۔ ماہ شعبان ہی میں اللہ عز وجل کے سامنے زاری کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑے کہ اللہ عز و جل اس کے دل کی خرابی کو دور فرمادے اور دل کی بیماری کا علاج ہو جائے۔ اس سلسلہ میں تاخیر اور لیت ولعل سے کام نہ لے۔ یہ نہ کہے کہ کل کرلوں گا۔ اس لئے کہ دن تو صرف تین ہیں۔ ایک کل جو گزر گیا۔ ایک آج جو عمل کا دن ہے ایک آنے والا کل جس کی بس امید ہی امید ہے کہا نہیں جا سکتا وہ اس کے لئے آئے گا یا نہیں۔ گزرا ہوا کل

ایک نصیحت ہے' آج کا دن غنیمت ہے' آنے والا کل صرف خیالی چیز ہے' اسی طرح تین مہینے ہیں رجب تو گزر گیا' وہ لوٹ کر ابھی نہیں آئے گا۔ رمضان کا انتظار ہے معلوم نہیں کہ اس مہینے تک زندہ رہے یا نہ رہے۔ بس شعبان ہی ان دونوں کے درمیان ہے۔ اس لئے اس میں اطاعت و بندگی کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ ابن عمر الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نصیحت فرمائی کہ پانچ باتوں کے واقع ہونے سے پہلے غنیمت جانو! ۱ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو۔ ۲ بیماری سے پہلے صحت کو۔ ۳ مفلسی سے پہلے تونگری کو۔ ۴ شغل سے پہلے فرصت کو اور ۵ مرنے سے پہلے زندگی کو۔

ماہ شعبان المعظم کی ایمان افروز حکایات

نورانی بزرگ:

روض الافکار میں مرقوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک پہاڑ پر گزر ہوا۔ اس پر انہیں ایک سفید گنبد نظر آیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسے چاروں طرف سے بغور دیکھا اور بڑے متعجب ہوئے' اسی اثناء میں ان پر وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے روح اللہ! اگر تم اس گنبد کے راز سے مطلع ہونا چاہتے ہو تو ہم اسے کھول دیتے ہیں آپ نے ہاں میں جواب دیا تو اچانک اس گنبد سے ایک دروازہ نمودار ہوا اور اس سے ایک شخص سبز رنگ کا عصا ہاتھ میں لئے باہر نکلا۔ آپ علیہ السلام نے ایک انگوروں کی بیل انگوروں سے بھر پر دیکھی اور ایک چشمہ بہتا نظر آیا۔ آپ علیہ السلام نے اس بزرگ سے پوچھا کہ آپ کب سے یہاں مصروف عبادت ہیں؟ اس نے عرض کیا چار سو سال سے اور کہا جب بھوک لگتی ہے تو انگور کھالیتا ہوں' پیاس لگتی ہے تو اس چشمہ سے سیراب ہوتا ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا الٰہی عز و جل! اس شخص سے افضل تو تیرے نزدیک کوئی نہ ہوگا؟ ارشاد ہوا کیوں نہیں؟ جو شخص امت محمدیہ میں سے نصف

شعبان کی شب دو رکعت نفل ادا کرے تو یہ عبادت اس شخص کی چار سو سالہ عبادت سے افضل شمار ہوگی۔

امت محمدیہ کی اس شان وشوکت کی خبر سن کر آپ پکار اٹھے کاش کہ میں بھی امت محمدیہ میں ہوتا۔

(نزہۃ المجالس)

رحمت خداوندی کی برسات:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے تائب ہونے کا واقعہ کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ میں شراب کا دلداہ تھا۔ میری ایک چھوٹی سی بچی میرے سامنے سے شراب پھینک دیا کرتی تھی۔ دو سال کی تھی کہ وہ فوت ہوگئی' مجھے اس کی جدائی پر بہت افسوس ہوا۔

جب شب برأت آئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے او ایک اژدھا منہ کھولے میرے پیچھے پڑا ہوا ہے اور میں ڈر کر بھاگ رہا ہوں' اچانک میں نے ایک بزرگ کو دیکھا جس سے نہایت عمدہ خوشبو مہک رہی ہے' میں نے کہا خدارا مجھے بچائیے۔ وہ رو پڑا اور کہنے لگا میں تو کمزور ہو چکا ہوں تم ذرا جلدی کرو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو بھیج دے جو تمہیں بچا لے۔ میں بھاگتے بھاگتے دوزخ کے کنارے جا پہنچا۔ پھر مجھے حکم ہوا واپس پلٹو' میں واپس ہوا تو اژدھا میرے پیچھے......

یہاں تک کہ میں نے پھر اسی ضعیف سے فریاد کی اس نے ویسے ہی جواب دیا اور کہا کہ اس پہاڑ کی طرف جاؤ وہاں مسلمانوں کی کچھ امانتیں ہیں ممکن ہے کوئی تمہاری بھی ہو وہ تیری مدد کرے گی۔ مجھے چاندی کا پہاڑ نظر آیا' قریب پہنچا' فرشتے نے پکارا دروازہ کھولو...... دروازہ کھلا......تو کیا دیکھتا ہوں کہ میری لڑکی موجود ہے' اس نے دائیں ہاتھ سے مجھے تھاما اور بایاں ہاتھ اژدھے کی طرف بڑھایا...... وہ بھاگ کھڑا ہوا' میری بیٹی مجھ سے کہنے لگی:

اَلَمْ یَأْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ۔ کیا ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد سے نرم پڑ جائیں۔

(سورہ الحدید)

میں نے حیرانی سے پوچھا بیٹی' کیا تو قرآن کریم پڑھنا جانتی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر میں اژدھا کے بارے میں دریافت کیا تو کہنے لگی ابا جان! یہ اژدھا تو آپ کے گناہ تھے اور وہ ضعیف شخص آپ کا نیک عمل تھا۔

میری آنکھ کھلی تو مجھ پر خوف غالب تھا۔ میں نے فوراً توبہ کی اور عہد کیا کہ آئندہ شراب اور گناہوں کے نزدیک تک نہ جاؤں گا۔

(نزہۃ المجالس)

اور کسی نے نصیحت کیلئے کیا خوب فرمایا ہے:

ما بال دینک ترضی ان تونسه

و ثوبک الدهر معنسول من الانس

تمہارے دین کی کیا حالت ہے اس کے خراب ہونے پر تو تم راضی ہو حالانکہ تمہارا لباس ہمیشہ دھلا ہوا اور میل کچیل سے صاف ستھرا رہتا ہے۔

ترجو النجاة ولم تسلک طریقتها

ان السفینة لا تجری علی الیلبس

تم امید تو نجات کی رکھتے ہو لیکن اس راہ پر چلنا کبھی گوارا نہیں کرتے' یقیناً سمجھ لو' کشتی کبھی بھی خشکی پر نہ چلے گی۔

(نزہۃ المجالس)

ماہ شعبان المعظم کے روزوں کی فضیلت:

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان کے روزے اس طرح رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے۔ حضور علیہ السلام اب کسی بھی دن ناغہ نہیں فرمائیں گے اور جب حضور علیہ السلام ناغہ فرماتے تھے تو کہتے تھے کہ

اب (اس ماہ میں) حضور علیہ السلام روزہ نہیں رکھیں گے اور میں نے یہ کبھی بھی نہیں دیکھا کہ سوائے ماہ رمضان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں اور میں نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ حضور علیہ السلام نے شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھے ہوں۔

(صحیح بخاری)

☆ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور علیہ السلام کے روزوں کے بارے میں پوچھا' فرمایا شعبان میں روزے رکھتے تھے مگر کچھ کم۔

(مسلم' نسائی)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ماہ شعبان کے روزے آپ کو دوسرے مہینوں کی بہ نسبت زیادہ محبوب و پسندیدہ ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

"نَعَمْ يَا عَآئِشَةُ إِنَّهُ لَيْسَ نَفْسٌ تَمُوْتُ فِيْ سَنَةٍ إِلَّا كُتِبَ أَجَلُهَا فِيْ شَعْبَانَ فَأُحِبُّ أَنْ يُّكْتَبَ أَجَلِيْ وَأَنَا فِيْ عِبَادَةِ رَبِّيْ وَعَمَلٍ صَالِحٍ.

ہاں اے عائشہ! جو بھی سال بھر میں فوت ہوتا ہے اس کا وقت وفات شعبان ہی کے مہینے میں لکھ دیا جاتا ہے تو یہ بات مجھے محبوب ہے کہ میرے وصال کا وقت اس حال میں لکھا جائے کہ میں اپنے رب کی عبادت اور نیک کام میں مشغول رہوں۔

ایک اور روایت میں کچھ اس طرح ہے:

يَا عَائِشَةُ إِنَّهُ يَكْتُبُ فِيْهِ مَلَكُ الْمَوْتِ مَنْ يُّقْبَضُ فَأُحِبُّ أَنْ لَّا يُنْسَخَ إِسْمِيْ إِلَّا وَأَنَا صَائِمٌ"٥

اے عائشہ! اسی مہینے میں ملک الموت فوت ہونے والوں کے نام لکھ لیتے ہیں تو مجھے یہ پسند ہے کہ میرا نام روزہ کی حالت میں لکھا جائے۔ (الدرالمنثور)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ کسی مہینے میں اتنے روزے نہیں رکھتے تھے جتنے ماہ شعبان میں اس کی وجہ یہ ہے کہ سال میں مرنے والوں کے نام زندوں کی فہرست سے نکال کر مردوں کی فہرست میں شامل کردیئے جاتے ہیں۔ آدمی سفر میں ہوتا ہے حالانکہ اس کا نام مرنے والوں کی فہرست میں لکھ دیا جاتا ہے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماہ رمضان کے بعد شعبان کے روزے افضل ہیں۔

(نزہۃ المجالس)

☆ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ علیہ السلام کو سال میں اتنے روزے رکھتے نہیں دیکھا جس کثرت سے آپ شعبان کے روزے رکھتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ رجب اور رمضان کے درمیان کا مہینہ ہے لوگ اس سے غافل رہتے ہیں۔ اس ماہ میں اللہ کے حضور تمام لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ میری یہ خواہش ہے کہ میرا عمل پیش ہو تو میں روزے سے ہوں۔

(نسائی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا سب سے افضل نفلی روزے کون سے ماہ میں ہیں؟ فرمایا شعبان المعظم میں۔

☆ نیز انہی سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ماہ شعبان کا روزہ تمہارے بدن کی طہارت ہے' نیز فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے تیس روزے رکھتا ہے اور پھر وہ مجھ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام پچھلے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے اور اس کے رزق میں برکت عطا فرماتا ہے۔

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا — پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر — مگر تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی کہ ماہ شعبان میں اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے۔

(نزھۃ المجالس)

اس بے کسی میں دل کو میرے ٹیک لگ گئی
شہرہ جو سنا رحمت بے کس نواز کا

بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزہ نہیں رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ طاقت کے مطابق عمل کیا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نہیں تھکتا مگر تم تھک جاتے ہو۔

(بخاری و مسلم)

پہلے دن کے روزے کی فضیلت:

مَنْ صَامَ اَوَّلَ یَوْمٍ مِّنَ الشَّعْبَانِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ ثَوَابَ اَلْفِ شَهِیْدٍ وَکَتَبَ عِبَادَةَ اَلْفِ سَنَةٍ۝

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان دار ماہ شعبان کے پہلے دن روزہ رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ ایک ہزار شہداء کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (انیس الواعظین)

تین روزوں کی فضیلت

سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے شعبان میں تین روزے رکھے، ایک منادی آواز دیتا ہے:

اے شخص، اے خدا کے دوست! تجھ پر سلام ہے۔ میں تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ تیرا ٹھکانہ جنت ہے...... اور تیرے تمام گناہ بخش دیئے گئے ہیں...... اللہ تعالیٰ نے تجھے درختوں کے ہر ہر پتے کے بدلے میں پچاس پچاس نیکیاں عطا فرمائی ہیں، اور ہر دانہ

کے عوض میں جو زمین میں اگتا ہے، ایک دن کی عبادت کا ثواب دیا ہے...... اور ہر روزہ کے بدلے میں ایک ہزار نیکیاں دی گئی ہیں...... قیامت کے دن تجھے پیاس معلوم نہ ہوگی، کیونکہ تو عرش الٰہی کے سائے میں ہوگا۔ (تذکرۃ الواعظین)

پہلی اور آخری جمعرات کا روزہ:

☆ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی شعبان کی پہلی جمعرات اور آخری جمعرات کو روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔

(فضائل الایام والشھور)

تیرے کرم سے اے کریم ہمیں کونسی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

روزہ کے آداب

روزہ دار کے لئے ضروری ہے کہ اس کا روزہ گناہوں سے خالی ہو، اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے ساتھ اس کو پورا کرے اور صرف اللہ عزوجل کی رضا کو مدنظر رکھے۔ اس لئے مندرجہ بالا مقاصد و انعامات اس وقت حاصل ہوں گے جب ہم مندرجہ ذیل شرائط کو ملحوظِ خاطر رکھیں گے۔

روزہ دار کے لئے ضروری شرائط

۱- اگر کوئی شخص رجب کے کسی دن کا روزہ رکھتا ہے اور اللہ عزوجل کے خوف سے اپنے روزے کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے تو روزہ بھی کلام کرتا ہے وہ دن بھی اس سے بولتا ہے اور دونوں اس کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ پروردگار!! اس روزہ رکھنے والے کو بخش دے اور اگر کسی کے روزہ کی تکمیل اللہ عزوجل کے تقویٰ کے ساتھ نہیں ہوتی تو دونوں اس کے لئے دعائے مغفرت نہیں کرتے اور کہتے ہیں، اے شخص تجھے تیرے نفس نے فریب دیا!

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے روزہ میں جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر

عمل کرنا نہ چھوڑا تو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی اللہ عزوجل کی کوئی ضرورت نہیں۔

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صرف کھانا پینا ترک کر دینے سے روزہ نہیں ہوتا بلکہ بے ہودہ گوئی اور لغویات سے بچنا روزہ ہے۔

۴۔ (۱) جھوٹ بولنا' (۲) چغلی کھانا' (۳) غیبت کرنا' (۴) شہوت سے کسی مرد یا عورت کو دیکھنا' (۵) اور جھوٹی قسم کھانا یہ سب باتیں روزے کو فاسد کر دیتی ہیں۔

۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب تم روزہ رکھو تو یاد رکھو کے تمہارے کانوں' آنکھوں اور زبان کا بھی روزہ (ہے جو) جھوٹ بولنے اور حرام چیزوں کے دیکھنے سے (منع کرتا) ہے' اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دو اور روزے میں وقار اور سنجیدگی کو قائم رکھو اور اپنے روزے کو بغیر روزے کے دن کی طرح نہ بناؤ۔ چنانچہ

۶ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کا روزہ بھوکے پڑے رہنے کے سوا کچھ نہیں! بہت سے عبادت گزار اور شب زندہ دار ایسے ہیں جن کی بیداری جاگنے کے سوا کچھ نہیں۔ ایسے اعمال سے عرش لرز جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے۔

اس ارشاد گرامی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ طاعت و عبادت اگر اللہ عزوجل کے لئے نہ ہو تو یہ بات پیدا ہو جاتی ہے اس لئے

۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں شریک سے بہتر ہوں جس نے عمل خیر میں' میرے سوا کسی اور کو شریک کیا تو وہ عمل میرے لئے نہیں ہو گا بلکہ اسی شریک کے لئے ہوگا۔ میں تو اسی عمل کو قبول کرتا ہوں جو خالصتاً میرے لئے ہو۔ (ملخص از غنیۃ الطالبین)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ الفاظ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ الٰہی عزوجل! میری زبان کو جھوٹ سے پاک رکھ' میرے دل کو نفاق سے بچا میرے عمل کو

ریاکاری اور خیانت سے پاک رکھ کیونکہ تو آنکھوں کی خیانت اور ان باتوں کو جو سینوں میں پوشیدہ ہیں جانتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

پس روزہ دار کو لازم ہے کہ روزے کے آداب اور شرائط کو ملحوظ رکھے' روزے میں دکھاوٹ نمود و نمائش اور مخلوق کو اپنے روزے سے باخبر کرنے سے پرہیز کرے۔ اسی طرح دوسری عبادتوں پر قیاس کرتے ہوئے' ہمیں ہر کام صرف اللہ عزوجل کی رضامندی کے لئے سرانجام دینا چاہیے تاکہ دین و دنیا میں نقصان سے محفوظ رہیں۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

شعبان المعظم کے نوافل کے فضائل:

''تذکرۃ الواعظین'' کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے شعبان کی راتوں کو[1] زندہ رکھا' اس کا دل کبھی نہ مرے گا۔

اہمیت نوافل:

نوافل قرب الٰہی کا بہترین وسیلہ ہیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھنے کو محبوب جانتے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو تحریص دلاتے' تابعین کا معمول رہا' محدثین و مفسرین' اولیاء و اصفیاء' عابدین و کاملین نے اس نعمت کو حرز جان بنایا۔ ولایت کے مدارج کی تکمیل کا سبب نوافل کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نفل ادا کرنے والوں کا ذکر قرآن کریم میں یوں فرمایا: وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا۔ اولیاء کرام کی روحانی غذا نوافل ہی ہیں۔ انہیں سکون' اطمینان قلب انہی سے حاصل ہوتا ہے۔ نیند آرام کا ذریعہ مگر سونے والوں کی تعریف اللہ تعالیٰ اور حبیب کبریاء نے کہیں نہیں فرمائی' گو قرآن کریم میں یہ کلمات طیبات موجود ہیں۔ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهَا۔ اللہ تعالیٰ ایسی ذات کریم ہے جس نے رات تمہارے آرام اور سکون کیلئے بنائی۔

[1] زندہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ تمام رات عبادت کرے۔ نفل نمازیں' قرآن خوانی' نعت خوانی' اعتکاف میں بیٹھنا اور دعائیں مانگنا یہ سب کام عبادت میں داخل ہیں۔

اب آرام وسکون کیسے حاصل ہو' ظاہر بین تو صرف نیند کو آرام سے تعبیر کریں گے مگر عشق ومحبت کے متعلمین و معلمین کے نزدیک تو محبوب حقیقی کی یاد میں شب بیداری کا نام ہی آرام ہے۔ ان کے دل کا سکون' اطمینان اور چین شب بیداری ہی میں ہے۔
حضرت فرید الملت والدین خواجہ گنج شکر علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے:

اٹھ فریدا ستیا جھاڑو دیہہ مسیت

توں ستا رب جاگدا تیری ڈاہڈے نال پریت

"لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ" وَّلَا نَوْمٌ ۝ کا کتنا عمدہ بیان ہے۔ سیدنا امام اعظم اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تو چالیس چالیس سال کی شب بیداری کے تذکرے زبان زد عام ہیں۔ مگر ان حضرات کے مقلدین میں بھی ایسی نامور اور وحید العصر شخصیتیں گزری ہیں جنہوں نے عشق الٰہی اور محبت حبیب خدا کے ذکر و اذکار میں ہی سکون و اطمینان کی نعمت سرمدی کا راز پایا۔ وہ نہ صرف خود دولت بیداری کی لذت سے شاد کام ہوئے بلکہ مخلوق خدا کی رہنمائی کرتے ہوئے شب بیداری کی سعادت عظمیٰ کے حصول کا عملی درس دیتے گئے۔

نوافل کی متعدد اقسام ہیں۔ نذر کی تکمیل پر نفل' مسجد میں داخل ہونے پر نفل' اشراق' چاشت' اوابین اور تہجد کے نوافل' صلوٰۃ التسبیح' نعمت کے حصول پر شکرانے کے نوافل' اپنی دنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے نوافل الغرض نوافل کیلئے نور سوا مکروہ اوقات کے ہر وقت کامل ہے مگر اللہ تعالیٰ کے خاص دن اور خاص راتیں تو نوافل کے لئے نور علیٰ نور ہیں۔ خصوصاً شب برأت!

تو آیئے اس رات کی قدر و منزلت پہچانیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے اسے ذکر و اذکار کیلئے موقف کردیں۔ نوافل میں حمد و ثنا' تلاوت قرآن' دعا' صلوٰۃ و سلام' سجدہ و قیام الغرض نماز نفلی ہو یا فرضی یہ جملہ عبادات کی جامع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور مروجہ رسوم مثلاً آتش بازی سے مال و دولت سے اور وقت کے ضیاع سے بچائے۔ آمین!

حصول سعادت کیلئے چند نوافل کی تراکیب حسب ذیل ہیں:

☆ ایک روایت میں ہے کہ ماہ شعبان کی پہلی شب بعد نماز عشاء بارہ رکعت نماز چھ سلام پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ درود پاک پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما کر داخل بہشت فرمائے گا۔

☆ شعبان کے پہلے جمعہ کو بعد از نماز مغرب دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی' دس بار سورہ اخلاص' ایک بار سورہ فلق اور ایک بار سورۃ الناس پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ نماز ترقی ایمان کیلئے بہت زیادہ افضل ہے۔

☆ ماہ شعبان پہلے جمعہ کی شب نماز عشاء کے بعد چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ اس نماز کی بہت فضیلت ہے۔

☆ چودہ شعبان قبل نماز عشاء آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں سوہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز بھی بخشش گناہ میں بہت زود اثر ہے۔

شب برأت میں عبادت کی فضیلت:

☆ شب برأت میں عبادت کا اجر و ثواب عام راتوں کی بہ نسبت زیادہ ہے اور خدائے پاک کے الطاف کریمانہ سے اس عبادت کو شرف قبول بھی حاصل ہے یعنی شرف قبول اور کثرت اجر و ثواب ہر لحاظ سے اس رات کی عبادت کو عام راتوں کی عبادات پر فضیلت و بزرگی حاصل ہے۔ اس لئے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس رات میں قیام اللیل کا حکم دیا ہے اور خود بھی شب بیداری فرما کر اس کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ارشاد رسالت ہے۔

قُوْمُوْا لَیْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا — شب برأت میں جاگ کر عبادت کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ (ابن ماجہ)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرلے اس کیلئے جنت واجب ہے۔ (ان میں ایک رات) شعبان کی پندرھویں رات' شب برأت ہے۔ (بہار شریعت)

☆ نیز ارشاد نبوت ہے کہ شب برأت میں عبادت کرنے والوں کو فرشتے ندا دیتے ہیں:

طُوْبٰی لِمَنْ رَّكَعَ فِیْ هٰذِهِ الَّیْلَةِ
طُوْبٰی لِمَنْ سَجَدَ فِیْ هٰذِهِ الَّیْلَةِ
(غنیۃ الطالبین)

اس رات میں رکوع کرنے والوں کیلئے بشارت ہے اور رحمت ہے۔ اس رات میں سجدہ کرنیوالوں کیلئے بھلائی اور سعادت ہے۔

تو مسلمانوں کو چاہئے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد اور اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اس مبارک رات میں جاگ کر ذکر و عبادت کریں۔ دعا و مناجات میں مشغول رہیں اور جنت کے حقدار بنیں۔

آج کی رات نہ خوابوں میں گزرنے پائے
آج کی رات ہے رو رو کے دعا کرنے کی

اے خواب غفلت میں پڑے رہنے والے گناہ گار! تمہیں مبارک ہو یہ تمہاری رات ہے۔ نیکوکاروں کیلئے تو یہ رات شب برأت ہے مگر اے خطا کارو! شعبان کی پندرھویں رات تمہاری ہے۔ اٹھو اٹھو اے غافلو! اس رات میں تمہیں بشارت ہے دوڑو عاصیو! کہ آج سر شام سے مغفرت کی ندا کی جارہی ہے۔ آج اللہ عزوجل کی عطاؤں اور نوازشوں کو لوٹ لو۔

سَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ — جلدی کرو اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف جلدی کرو (القرآن)

شب برأت کے نوافل:

☆ منقول ہے کہ جو شخص شب برأت میں دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی اور پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں محل عطا فرمائے گا۔ (انیس الواعظین)

☆ ماہ شعبان پندرھویں شب آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورہ قدر ایک بار اور سورہ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے۔ مغفرت گناہ کے واسطے یہ نماز بہت افضل ہے۔ (اوقات الصلوٰۃ)

☆ ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرا نیاز مند امتی شب برأت میں دس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد گیارہ گیارہ بار پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کی عمر میں برکت ہوگی۔ (نزہۃ المجالس)

نوافل برائے توبہ:

پندرھویں شب کو آٹھ رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی دس مرتبہ۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم نشرح دس مرتبہ۔ تیسری میں بعد از سورہ فاتحہ' سورہ قدر دس مرتبہ اور چوتھی رکعت میں سوہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص دس مرتبہ پڑھے۔ پھر دوبارہ چار رکعت اسی ترکیب سے پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ استغفار اور ستر مرتبہ درود پاک پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ انشاء اللہ عزوجل اس نماز پڑھنے والے کے گناہ صغیرہ و کبیرہ اللہ پاک معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا۔

مغرب کی نماز کے بعد نفل:

معمولات اولیائے کرام سے ہے کہ مغرب کے فرض و سنت وغیرہ کے بعد چھ رکعت نفل دو دو رکعت کر کے ادا کئے جائیں۔ پہلی دو رکعتوں سے پہلے نیت میں یہ شامل

کریں کہ اس کی برکت سے اللہ عزوجل درازئ عمر بالخیر عطا فرمائے۔ دو رکعت میں بلاؤں سے حفاظت اور اس کے بعد والی دو رکعتوں کیلئے اللہ عزوجل اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرے' کی نیت کریں۔ ہر دو رکعت کے بعد اکیس بار قل ھو اللہ یا ایک بار سورہ یاسین پڑھیں۔ اس کے بعد دعائے نصف شعبان پڑھیں۔

دُعائے نصف شعبان

اے میرے اللہ! تو ہی سب پر احسان کرنے والا ہے اور تجھ پر کوئی احسان نہیں کر سکتا اے بزرگی اور مہربانی رکھنے والے اور اے بخشش کا انعام کرنے والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی گرنے والوں کو تھامنے والا' بے پناہوں کو پناہ دینے والا اور پریشان حالوں کا سہارا ہے۔ اے اللہ! اپنے فضل سے میری فراری' بدبختی' درماندگی کو مٹا دے اور روزی میں وسعت دے اور اپنے پاس ام الکتاب میں مجھے خوش نصیب' وسیع الرزق اور نیک کردے۔ بے شک تیرا یہ کہنا تیری کتاب میں جو تیرے نبی مرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں پہنچی ہے' سچ ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے بنا دیتا ہے اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے۔ اے خدا! تجلی اعظم کا صدقہ اس نصف شعبان مکرم کی رات میں جس میں تمام چیزوں کی تقسیم و نفاذ ہوتا ہے میری بلاؤں کو دور کر خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں اور تو واقف ہے۔ بے شک تو ہی سب سے برتر اور بڑھ کر احسان کرنیوالا ہے۔ اللہ عزوجل کی رحمت اور سلامتی ہو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل و اولاد پر اور صحابہ پر آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت:

اب ایک ایسی عظیم الشان نماز کی فضیلت پیش کی جاتی ہے کہ واقعی اس کی فضیلت ہی ایسی ہے کہ جو اس مبارک نماز سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا۔ یہ ایسی فضیلت والی نماز ہے کہ موقع ملے تو کبھی کبھی ضرور پڑھ ہی لینا چاہئے۔

مدینے کے سلطان' رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا جان حضرت سیدنا

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے چچا جان! کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟ کیا میں تم کو بخشش نہ کروں؟ کیا میں تم کو نہ دوں؟ کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں؟ دس کام ہیں کہ جو تم کرو گے تو اللہ عزوجل تمہارے اگلے' پچھلے' پرانے' نئے' جو بھول کر کئے اور جو جان بوجھ کر کئے' چھوٹے اور بڑے' پوشیدہ اور ظاہر گناہ بخش دے گا۔ اس کے بعد سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب تلقین فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اگر ہو سکے تو ہر روز ایک بار پڑھو اور اگر روز نہ پڑھ سکو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ بن پڑے تو مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار ضرور پڑھ لو۔ (ابوداؤد و ترمذی)

صلوٰۃ التسبیح ادا کرنے کا طریقہ:

چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ حسب معمول کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہہ کر ناف کے نیچے باندھ لیں۔ اب ثنا پڑھیں' پھر پندرہ بار یہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھیں پھر اعوذ' بسم اللہ' سورہ فاتحہ اور کوئی بھی سورت پڑھنے کے بعد یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھیں۔ اب رکوع میں جائیں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین بار کہنے کے بعد یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھیں' اب رکوع سے کھڑے ہو جائیں اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنے کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ کریں اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار کہنے کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھیں' پھر جلسہ میں بھی یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھیں پھر دوسرے سجدہ میں بھی پہلے ہی سجدہ کی طرح دس بار تسبیح پڑھیں۔ یہ ایک رکعت میں کل پچھتر بار تسبیح ہوئی اور آپ کو چار رکعت میں تین سو بار تسبیح پڑھنا ہے۔

اب دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پندرہ بار اور قرأت کے بعد دس مرتبہ پڑھیں اور اسی طرح گزشتہ رکعت کی طرح یہ رکعت مکمل کر کے قعدہ میں التحیات' درود ابراہیمی اور دعا تک پڑھیں۔ پھر تیسری اور چوتھی رکعت حسب ترتیب پہلی اور دوسری رکعت کی طرح پڑھیں اور سلام پھیر دیں۔

دو رکعت نفل

میرے محترم بزرگ قبلہ حافظ حفیظ الرحمٰن مدظلہ العالی نے رجب المرجب میں ایک دن خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ پیارے اسلامی بھائیو! آؤ میں ایسے دو نوافل کی ترکیب بتاتا ہوں جن کو پڑھنا مشکل تو ہے مگر ناممکن نہیں، لیکن سنت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ادا ہو جائے گی۔ وہ یوں کے دو رکعت نفل کی نیت باندھو قرآن پڑھتے چلے جاؤ، قرآن پڑھتے چلے جاؤ، جب تھک جاؤ تو رکوع میں چلے جاؤ، اللہ کی تسبیح بیان کرتے چلے جاؤ، بیان کرتے چلے جاؤ، جب تھک جاؤ تو قومہ میں چلے جاؤ اللہ کی تسبیح بیان کرتے رہو۔ پھر تھک جاؤ تو سجدے میں چلے جاؤ اللہ کی تسبیح بیان کرتے رہو بیان کرتے رہو پھر جلسہ میں بیٹھو پھر سجدے میں چلے جاؤ تو اللہ کی تسبیح بیان کرتے رہو...... یوں ہی دوسری رکعت پڑھو تو صبح ہو جائے۔ سبحان اللہ۔

راقم کو مندرجہ بالا نوافل کی ترکیب بہت پسند ہے نوافل کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے لیکن جن حضرات کی فرض نمازیں قضا ہو چکی ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ان راتوں میں قضائے عمری پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ نوافل بھی اس وقت قبول ہوتے ہیں جب فرائض پورے ہوں۔

زندگی کی چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا کا طریقہ

میں اس مقام پر مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہ کا ایک فتویٰ پیش کرتا ہوں جس سے نہ صرف یہ کہ ''قضائے عمری'' کا طریقہ معلوم ہوگا بلکہ قضا کی آسانیاں اور ہر روز کی قضا رکعتوں کی تعداد کا علم ہوگا، اب آپ وہ فتویٰ غور سے پڑھیے۔

قضا ہر روز کی نماز کی فقط بیس رکعتوں کی ہوتی ہے۔ دو فرض فجر کے، چار ظہر، چار عصر، تین مغرب، چار عشاء اور تین وتر کے۔

قضا میں یوں نیت کرنا ضروری ہے کے، نیت کی میں نے پہلی فجر کی جو مجھ سے قضا ہوئی۔ اسی طرح ہمیشہ ہر نماز میں کیا کرے اور جس پر قضا نمازیں بہت کثرت سے ہوں وہ آسانی کے لئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے۔

(۱) ہر رکوع اور سجدہ میں تین تین بار سبحان ربی العظیم، سبحان ربی الاعلیٰ کی جگہ صرف ایک بار کہے، ایک آسانی یہ ہوئی۔

(۲) دوسری تخفیف یہ کے فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط تین بار سبحان اللہ کہہ کر رکوع میں چلا جائے البتہ وتروں کی تیسری رکعت میں مکمل الحمد شریف اور سورت ضروری پڑھی جائے گی۔

(۳) تیسری تخفیف پچھلی (آخری) التحیات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ کہہ کر سلام پھیر دیں۔

(۴) اور چوتھی تخفیف یہ ہے کہ وتروں کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر ایک یا تین بار رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہے۔ (احکام شریعت ۱۶۰) (فتاویٰ رضویہ ۶۲۱)

خدائے پاک ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین......

بجاہ حبیب النبی الروف الرحیم علیہ
وعلی الٰہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

سال کی وہ راتیں جن میں قیام کرنا مستحب ہے

بعض علماء نے سال بھر کی ان راتوں کو جمع کیا ہے۔ جن میں عبادت کرنا مستحب ہے۔ یہ کل چودہ راتیں ہیں جن کی تفصیل اس طرح ہے۔

(۱) ماہ محرم کی پہلی رات، (۲) عاشورہ کی رات (۳) ماہ رجب کی پہلی رات (۴) رجب کی پندرھویں شب (۵) رجب کی ستائیسویں رات (۶) شعبان کی چودھویں رات (۷) عرفہ کی رات (۸) عیدین کی دو راتیں (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ) (۹ تا ۱۴) اور رمضان شریف کے آخری عشرہ کی پانچ طاق راتیں (۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹)

قولِ شیر خدا رضی اللہ عنہ

(۱) روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دستور تھا کہ آپ سال میں چار راتیں، ہر کام سے خالی کر کے عبادت کے لئے مخصوص فرمایا کرتے تھے۔ یہ راتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ماہ رجب کی پہلی رات (۲) عیدالفطر کی رات (۳) عیدالاضحیٰ کی رات (۴) اور ماہ شعبان کی پندرھویں رات۔

(۲) اسی طرح روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حجاج بن ارطاہ حاکم بصرہ کو لکھا کہ سال میں چار راتوں میں عبادت ضرور کرو' ان راتوں میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بہاتا ہے' وہ چار راتیں یہ ہیں رجب کی پہلی رات' شعبان کی پندرھویں رات' رمضان کی ستائیسویں رات اور عیدالفطر کی رات۔

(۳) دیلمی رحمتہ اللہ علیہ نے صدیقہ کائنات ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چار راتوں میں اللہ تعالیٰ خیر وبرکت کثرت سے عطا فرماتا ہے۔ یعنی عیدالاضحیٰ کو رات' عیدالفطر کی رات' پندرہ شعبان کی رات اور رجب کی پہلی رات۔

مقبول راتیں

(۴) امام دیلمی رحمتہ اللہ علیہ نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانچ راتیں ایسی ہیں اگر ان میں دعا کی جائے تو وہ رد نہیں ہوتی (۱) رجب کی پہلی رات (۲) پندرہ شعبان کی رات (۳) جمعہ کی رات (۴'۵) اور دونوں عیدوں کی رات۔ (مکاشفۃ القلوب)

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اللہ کریم ان راتوں میں ہمیں خوب خوب دل لگا کر عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

رجب' شعبان اور رمضان مختلف فضائل کے اعتبار سے

۱- رجب زمین میں بیج ڈالنے کا مہینہ ہے اور شعبان کھیتی کے لئے آب پاشی کا اور ماہ رمضان فصل کاٹنے کا پس جو شخص رجب میں فرمانبرداری کا بیج نہیں ڈالتا اور شعبان میں آنکھوں سے پانی نہیں بہاتا تو وہ ماہ رمضان میں فصل کیسے کاٹے گا؟

۲- رجب' بدن کو پاک کرتا ہے' شعبان دل کو' اور ماہ رمضان روح کی پاکیزگی کا کام انجام دیتا ہے۔

۳- رجب' گناہ سے استغفار کے لئے' شعبان' عیب چھپانے کے لئے اور ماہ رمضان دل

روشن کرنے کے لئے ہے۔

۴- حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔ سال مثل شجر ہے' رجب اس کے پتے نکلنے کا موسم ہے۔ شعبان' پھل بننے کا اور رمضان پھل توڑنے کا زمانہ ہے۔

۵- رجب' مغفرت الٰہی سے مخصوص ہے' شعبان' شفاعت سے اور ماہ رمضان نیکیوں میں ترقی دینے کے لئے خاص ہے۔

۶- رجب' توبہ کا' شعبان' محبت کا' اور رمضان قربت الٰہی کا مہینہ ہے۔

۷- حضرت ابوبکر وراق علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ''رجب کی کیفیت ہوا کی سی ہے' شعبان بادل سے مشابہت رکھتا ہے اور ماہ رمضان بارش کی طرح ہے۔

۸- تمام مہینوں میں نیک عمل کا دس گنا ثواب ہے' رجب میں ستر گنا' شعبان میں سات سو گنا اور ماہ رمضان میں ہزار گنا ثواب ہوتا ہے۔ (نزہتہ المجالس)

ولیوں کے سردار' حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''غنیۃ الطالبین'' میں نقل فرماتے ہیں کہ

(۱) رجب کا مہینہ ظلم چھوڑنے کے لئے' ماہ شعبان' اعمال دین کے عہد کے لئے اور رمضان کا مہینہ صدق وصفا کے لئے ہے۔

(۲) رجب عزت کا مہینہ ہے' شعبان خدمت کا اور رمضان نعمت الٰہی عزوجل کا۔

(۳) رجب ماہ عبادت ہے' شعبان دنیا سے قطع تعلقی اور بے نیازی کا اور رمضان کثرت ثواب کا مہینہ ہے۔

(۴) رجب ایسا مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نیکیاں دوچند کر دیتا ہے' شعبان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ برائیوں کو دور کر دیتا ہے اور رمضان عطاء اعزاز کا مہینہ ہے۔

(۵) رجب نیکیوں میں سب سے آگے بڑھ جانے والے کا مہینہ ہے' شعبان میانہ روی اختیار کرنے والوں کا اور رمضان' گناہ گاروں کی معافی کا مہینہ ہے۔

قبرستان جانا سنت ہے:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ پندرھویں

شعبان کی شب میں قبرستان تشریف لائے تا کہ آپ مومنین و مومنات اور شھداء کیلئے دعائے مغفرت کریں۔

قبر پر روشنی کرنا:

شب برأت میں قبرستان جانا سنت ہے(عورتوں کو اجازت نہیں) قبروں پر موم بتیاں اور اگر بتائیں نہیں جلا سکتے ہاں تلاوت وغیرہ کرنا ہو تو ضرورتاً اجالا حاصل کرنے کیلئے قبر سے ہٹ کر موم بتی جلا سکتے ہیں۔اسی طرح حاضرین کو خوشبو پہنچانے کی نیت سے قبر سے ہٹ کر اگر بتیاں جلانا جائز ہے۔مزارات اولیاء کے پاس چراغ جلانا جائز ہے۔(رسائل عطاریہ)

شعبان کی دُعا:

توریت میں مرقوم ہے کہ جو شخص شعبان المعظم میں ان کلمات کا وظیفہ کرتا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ ○

پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی عبادت درج فرماتا ہے۔ہزار برس کے گناہ معاف فرماتا ہے اور وہ اپنی قبر سے اس حالت میں باہر آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح منور ہوگا نیز وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیقین میں شمار ہوگا۔

شب برأت کی دعائیں:

☆ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ (مشکوٰۃ)

اے اللہ عزوجل میں تیرے عذاب سے امن میں رہنے کیلئے تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری رحمت کا طالب ہوں تو نے آپ اپنی ثنا کی ہے اور تو ہی آپ اپنی ثنا کرسکتا ہے۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔(مشکوٰۃ)

اے اللہ! تو بخشنے والا ہے اور بخشش کو تو محبوب رکھتا ہے۔میری خطائیں معاف فرما۔

☆ حضرت عارف باللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''اے خدا تو درگزر کرنے والا ہے تجھے عفو محبوب ہے' مجھے معاف فرما۔اے خدا! میں تجھ سے عفو' عافیت اور دین و دنیا میں دائمی معافی کا خواستگار ہوں۔

شب برأت کی فضیلت:

ماہ شعبان کا تمام مہینہ برکتوں اور سعادتوں کا مجموعہ ہے خصوصاً اس کی پندرھویں رات جس کو شب برأت اور لیلہ مبارکہ کہتے ہیں باقی شعبان کی راتوں بلکہ تمام سال کی اکثر راتوں سے افضل ہے۔خود خالق دو جہان اس رات کی تعریف اپنے قرآن مجید میں اس طرح فرماتا ہے۔

حٰمٓ ۚ وَالْکِتَابِ الْمُبِیْنُ . اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ ○ فِیْھَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ ○ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ○ رَحْمَۃً مِّنْ رَّبِّکَ ۚ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ (پ ۲۵ سورہ دخان)

قسم ہے اس روشن کتاب کی ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا بے شک ہم ڈرسنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ہمارے پاس کے حکم سے۔بے شک ہم بھیجنے والے ہیں تمہارے رب کی طرف سے رحمت' بیشک وہ سنتا اور جانتا ہے۔

صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ برکت والی رات سے مراد شب برأت ہے۔خلاصہ مطلب یہ ہے کہ لیلہ مبارکہ سے مراد شب برأت ہے اور یہی تفسیر مفسرین کا مذہب ہے اور اس مبارک رات میں ہر شخص کا رزق لکھ دیا جاتا ہے کہ اس سال اس قدر اس کو ملے گا اور اتنا استعمال کرے گا۔

اسی طرح اجل بھی لکھ دی جاتی ہے کہ فلاں شخص اتنی مدت تک زندہ رہے گا اور فلاں وقت میں مرے گا۔اسی طرح جو کام آئندہ سال ہونیوالا ہوتا ہے سب کچھ لکھ دیا جاتا ہے۔غرضیکہ اس رات میں نئی فہرستیں تیار ہوتی ہیں اور بارگاہ رب العزت میں پیش

کی جاتی ہیں۔

یوں تو ہر رات اور ہر دن اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں مگر بعض راتوں اوردنوں کو خصوصیت عطا فرمائی۔ارشاد ہوتا ہے: وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلایئے' خدا کے دن کون کون سے ہیں یہ وہی مقدس دن اور مقدس راتیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی خاص خاص نعمتوں کا ظہور ہوااور اس کی شان وعظمت کے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوئے۔جن میں اللہ عز وجل کے برگزیدہ بندے بڑے بڑے انعامات و عنایات سے سرفراز ہوئے۔ ان دنوں اور راتوں کو بارگاہ خداوندی میں وہ عظمت و سرفرازی حاصل ہوئی کہ اپنی نسبت سے نوازا اور ایام اللہ کے لقب سے ممتاز فرما کر خاص اپنا دن فرمایا۔ چونکہ ان دنوں اور راتوں میں رحمت خداوندی کے جلوے نمودار ہوتے ہیں اور خدا کی شانِ جمالی کی تجلیات بندوں پر جلوہ فگن ہوتی ہیں اس لئے یہ دن اور راتیں' توبہ واستغفار کا انمول وقت اور عقبیٰ کی کھیتی کا بہترین موسم' نیز تجارت آخرت کا خاص سیزن ہے۔خصوصیت سے شب برأت اور شب قدر کو ان امور کا منبع ومخزن ٹھہرایا گیا ہے۔

حدیث مبارکہ:

عَنْ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ حَضْرَتِ الرِّسَالَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ قُوْمُوْا لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّهٗ لَيْلَةٌ مُّبَارَكَةٌ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْهَا هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ۝

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرھویں شب کو قیام کرو یہ بڑی مبارک رات ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ اعلان فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تاکہ میں اسے بخشش عطا کروں۔(انیس الواعظین)

وجہ تسمیہ:

اس رات کو شب برأت اس لئے کہتے ہیں کہ اس رات میں دو بیزاریاں ہیں

(ا) بدبخت لوگ اللہ تعالیٰ سے بیزار ہوتے ہیں اور اس کی بارگاہ سے دور ہو جاتے ہیں اور اولیاء اللہ ذلت اور گمراہی سے دور ہو جاتے ہیں۔(غنیۃ الطالبین)

شب برأت عبادت کی رات ہے:

یہ مبارک رات صرف عبادت کی رات ہے۔اس میں ہمہ تن قرآن خوانی' نعت خوانی اور نوافل میں مشغول رہنا چاہیے۔جتنی ہمت ہو سکے بڑھ چڑھ کر عبادت کرنی چاہیے۔سیدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا يَوْمَهَا۔

جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو اس رات میں قیام کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو۔(مشکوٰۃ شریف)

شب برأت کا خیر مقدم:

اس رات کی آمد سے پہلے تمام مسلمانوں کیلئے افضل ومستحب یہ ہے کہ ایک دوسرے سے اپنا قصور معاف کرائیں اور خاص طور سے معصیت کاروں پر لازم ہے کہ وہ گناہوں کے کاموں سے باز آجائیں جو "لیلہ مبارکہ" میں بھی انہیں خدائے پاک کی رحمتوں سے دور رکھتے ہیں اور اس کی بخشش کے قریب نہیں ہونے دیتے۔آنے والے صفحات میں جن نافرمانوں یا مجرموں کا ذکر آئے گا۔ان میں تین طرح کے لوگ ہیں۔

(الف) کچھ تو وہ ہیں جو صرف "حق اللہ" میں گرفتار ہیں یعنی انہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حق کو پامال کیا ہے جیسے کافر' مشرک' مرتد' کاہن' نجوم' گویا' باجہ بجانے والا اور زمین پر کپڑا گھسیٹ کر چلنے والا وغیرہ۔ان کو حکم یہ ہے کہ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر اسے چھوڑ دیں اور پھر کبھی اس کے نہ کرنے کے پختہ ارادہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کریں۔گناہ اعلانیہ ہو تو توبہ بھی اعلانیہ کریں۔

(ب) دوسرے وہ لوگ ہیں جو حق العبد میں بھی گرفتار ہیں کہ انہوں نے اپنے کسی کام یا بات کے ذریعے کسی مسلمان مرد یا عورت کو تکلیف پہنچائی۔ اس کا دل دکھایا' جیسے والدین کے نافرمان لڑکے یا لڑکیاں' شوہر کی نافرمان عورت' زنا کار خواہ مرد ہوں یا عورتیں' جادو' ٹونا کے ذریعے پریشان کرنے والے' پارسا مرد یا عورت پر تہمت لگانے والے' ناحق گالی دینے والے اور غیبت کرنے والے وغیرہ۔ ان کو یہ حکم ہے کہ اپنے قول وفعل سے باز آکر توبہ کریں اور جنہیں تکلیف پہنچی ہے ان سے معافی مانگیں۔ حدیث میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''گناہوں کے تین دفتر ہیں' ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا۔ اور ایک دفتر کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں اور ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا۔ جس دفتر سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا' وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم ہے۔ کہ اس کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ (مسند امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ)

(ج) کچھ لوگ وہ ہیں جو بندوں کے جانی یا مالی حق میں ظلم کے مرتکب ہوں۔ جیسے کسی محترم جان کو ناحق قتل کرنے والا' خواہ ہتھیار سے قتل کیا ہو یا جادو ٹونا سے' کاہن' نجومی' گویا' باجہ بجانے والا' چور' سود خور' رشوت خور' غاصب' جسم فروش' زانیہ دوسروں کا مال ناحق ہڑپ کرنے والا اور قرض لے کر فراخی کے باوجود ادا نہ کرنیوالا وغیرہ۔ ان کو حکم ہے کہ اپنے گناہ کو چھوڑ کر توبہ کریں۔ جس کا مالی حق عائد ہوتا ہے سو اس کا مال اس کے حوالے کریں۔ اولیائے مقتول مال لے کر صلح پر راضی ہوں تو مال دے کر ان سے صلح کرلے۔

خدائے ذوالجلال کی عدالت عالیہ کا ضابطہ یہ ہے کہ وہ اپنے حق میں بندوں کے ظلم وزیادتی کو کبھی بغیر توبہ اور کبھی توبہ کے بعد معاف فرمادیتا ہے لیکن بندوں کے حق میں بندوں کے ظلم وزیادتی کو اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک کہ بندہ خود معاف نہ کردے کہ کوئی ستم رسیدہ یہ شکایت نہ کرسکے کہ اے حاکم حقیقی مجھے انصاف نہ ملا' اگرچہ وہ قادرِ مطلق جو کچھ کرے سب اس کا عدل ہے۔

☆ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام نے فرمایا: ''خشکی کے شہید کے سب گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں مگر حقوق العباد اس کے ذمہ سے معاف نہیں کئے جاتے''۔ (سنن ابن ماجہ)

☆ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ''بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہو تو اللہ تعالیٰ اسے نہیں چھوڑتا یعنی معاف نہیں کرتا اور بدلہ دلاتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ)

☆ نیز ارشاد نبوت ہے: ''اور چغل خور کی بخشش نہ ہوگی یہاں تک کہ جس کی چغلی کی ہے وہ اسے بخش دے۔ (بیہقی شریف)

شب برأت کے پانچ خصائص:

شب برأت کو ''لَیْلَۃُ الصَّکِّ'' یعنی پروانۂ نجات کی شب بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ اعظمت رات ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے انتہاء خوبیوں اور برکتوں کا جامع بنایا ہے اور بہت سے خصائص اور امتیازات سے شرف بخشا ہے۔ اس کے پانچ اہم خصائص تفسیر کشاف اور فتوحاتِ الٰہیہ میں یہ بتائے گئے ہیں۔

(۱) تقسیم امور (۲) نزول رحمت (۳) فیضان بخشش
(۴) قبول شفاعت اور (۵) فضیلت عبادت۔

فضیلت عبادت کا بیان ہو چکا آیئے اب بقیہ چار امور کے متعلق بحث کریں۔

(۲) تقسیم امور:

اس رات میں سال بھر میں ہونے والے تمام امور کائنات' عروج زوال' ادبار و اقبال' فتح وشکست' فراخی وتنگی' موت وحیات اور کارخانۂ قدرت کے دوسرے شعبہ جات کی فہرست مرتب کی جاتی ہے اور انتظام کار فرشتوں کو الگ الگ ان کے کاموں کی ڈیوٹی تقسیم کردی جاتی ہے۔

☆ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتی ہو کہ شعبان کی پندرھویں رات میں کیا ہوتا ہے؟

آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیے کیا ہوتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ ، وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ، وَفِيْهَا تَنْزِلُ اَرْزَاقُهُمْ۔

اس رات میں انسان کا ہر بچہ جو اس سال پیدا ہوگا لکھ دیا جاتا ہے۔ جتنے آدمی اس سال وفات پائیں گے انہیں بھی درج کر دیا جاتا ہے۔ اور لوگوں کے سارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ اور ان کی روزیاں بھی اتاری جاتی ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح)

☆ حضرتِ عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شعبان کی پندرھویں رات آتی ہے۔ تو فرشتۂ موت کو ایک فہرست دے کر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اس میں جس جس کا نام درج ہے۔ اس کی روح قبض کرو' تو بندہ بستر بچھاتا ہے' شادی کرتا ہے' گھر بناتا ہے اور اس کا نام مردوں کی فہرست میں لکھا ہوتا ہے۔

(الدرالمنثور)

چنانچہ "غنیۃ الطالبین" میں ہے کہ بہت سے کفن دھل کر تیار رکھے ہوتے ہیں مگر کفن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی قبریں کھدی ہوئی تیار ہوتی ہیں مگر ان میں دفن ہونے والے خوشیوں میں مست ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ ان کی ہلاکت کا وقت قریب آچکا ہوتا ہے۔ بہت سے مکانات کی تعمیر کا کام مکمل ہونے والا ہوتا ہے مگر مالک مکان کی موت کا وقت بھی قریب آچکا ہوتا ہے۔

(۳-۴) نزولِ رحمت و فیضانِ بخشش:

اس رات میں خدائے پاک دن ڈوبنے کے بعد سے ہی اپنی بے پناہ رحمتیں دنیا والوں پر نازل کرتا ہے اور بے شمار لوگوں کو اپنے فضل خاص سے بخش دیتا ہے۔

☆ مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرھویں رات آجائے تو تم لوگ رات میں عبادت کرو اور دن میں روزہ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں دن ڈوبنے کے وقت سے آسمان دنیا پر تجلی اور رحمت کا نزول فرما کر یہ اعلان کرتا ہے کہ:

☆ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اِلَّا مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهٗ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

کیا کوئی بھی مغفرت کا طلبگار ہے کہ میں اسے بخش دوں اور ہے کوئی روزی کا چاہنے والا کہ میں اسے رزق عطا کروں' ہے کوئی گرفتار بلا کہ میں اسے عافیت بخشوں ہے کوئی ایسا اور ایسا؟ (یعنی آج رحمتوں کے خزانے لٹائے جا رہے ہیں' کوئی بھی شخص میری کسی رحمت کا طالب ہے کہ میں اسے فضل و احسان سے نواز دوں) رحمت عامہ کی داد و دہش کا اعلان رات بھر ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر نمودار ہوجاتی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح)

☆ اسی حدیث کی دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے۔

اَلَا سَائِلٍ فَاُعْطِيَهٗ — ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں (بیہقی شریف)

☆ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ سرکار علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا:

فَلَا يَسْئَلُ اَحَدٌ" اِلَّا اُعْطِيَ' اِلَّا زَانِيَةٌ" بِفَرْجِهَا اَوْ مُشْرِكٌ"٥ — تو جو بھی کوئی شخص مانگتا ہے اسے عطا کیا جاتا ہے سوائے زنا کار عورت یا مشرک کے (کہ یہ محروم رہتے ہیں)

(بیہقی شریف)

حدیث پاک میں فجر نمودار ہونے سے مراد سحری ختم ہونے کا وقت ہے۔ یہ ایک مسلمان کیلئے اس کی خوش نصیبی کی معراج ہے کہ خود اس کا خالق و مالک اس سے راضی

ہو کر یہ فرمائے کہ تم جو کچھ مانگو میں سب عطا کروں گا۔

؎ کشادہ دست کرم گر وہ بے نیاز کرے
نیاز مند نہ کیوں اس ادا پہ ناز کرے

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اپنی باری کے روز ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا' ناگاہ دیکھا کہ وہ بقیع پاک میں موجود ہیں۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کیا تمہیں اندیشہ ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول علیہ السلام تمہارے ساتھ عدل نہ کریں گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات نہیں' مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ اپنی بعض ازواج کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ تو سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔

بے شک اللہ عزوجل شعبان کی پندرھویں رات میں آسمان دنیا کی طرف تجلی رحمت کا نزول فرماتا ہے تو قبیلہ کلب کی بکریوں کے بال سے بھی زیادہ بندوں کو بخش دیتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ' سنن ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ اے عائشہ! رضی اللہ عنہا اگرچہ آج کی شب' تیری باری کی ہے لیکن چونکہ اس مقدس رات کا ایک ایک لمحہ خیرات و برکات اور تجلیات رحمانیہ کے نزول کا ہے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ اپنی امت کیلئے بخشش کی دعا کروں۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز پڑھنے لگے تو سجدہ اتنا دراز کیا کہ مجھے یہ شبہ ہوا کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی ہے۔ میں نے جب یہ حال دیکھا تو جا کر آپ کے انگوٹھے کو ہلایا۔ وہ ہلا تو میں لوٹ آئی' جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے عائشہ! یا فرمایا اے حمیرا! کیا تجھے یہ خدشہ ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (تیری باری میں) تیرے ساتھ وفادارانہ سلوک نہ کریں گے؟ میں نے عرض کی' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کی قسم ایسا نہیں۔ ہاں آپ کے دیر تک سجدے میں پڑے رہنے کی وجہ سے میں یہ سمجھنے لگی تھی کہ آپ اللہ عزوجل کو پیارے ہو گئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتی ہو کہ یہ کونسی رات ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے' بے شک اللہ عزوجل اس رات میں اپنے بندوں پر لطف و کرم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے تو مغفرت چاہنے والوں کو بخش دیتا ہے اور رحم کی التجا کرنے والوں پر رحم و مہربانی کرتا ہے اور کینہ رکھنے والوں کو (اپنی رحمت سے) ٹالے رکھتا ہے جیسے وہ لوگ (جو اللہ عزوجل سے دور ہیں)

(بیہقی شریف)

☆ سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔

(بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات میں (رحمت کی) تجلی فرماتا ہے۔ پس تمام مخلوق کی سوائے مشرک اور کینہ پرور کے بخشش فرماتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

بعض روایتوں میں ہے کہ مشرک' جادوگر' کاہن' زنا پر اصرار کرنے والے اور ہمیشہ شراب پینے والے کی بخشش نہیں ہوتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان سے غیر شرعی طور پر کینہ اور عداوت رکھتا ہے اس کی مغفرت نہیں ہوتی۔ اس لئے پہلے زمانے کے لوگ شب برأت سے پہلے ہی ایک دوسرے سے معافی مانگتے اور ان کو راضی کرتے تھے تاکہ اس رات کی رحمت و مغفرت سے بہرہ ور ہو سکیں۔

☆ بیہقی شریف کی ایک روایت کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ''بقیع'' اپنے جانے' وہاں سے آنے' پھر خوابگاہ میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمکلام ہونے کا ایک تفصیلی واقعہ ذکر کیا ہے جس میں سرکار علیہ السلام نے آپ کو

خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بلکہ میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رات میں قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی گنتی کی مانند نافرمانوں کو جہنم سے آزاد کردیتا ہے لیکن مشرک، کینہ ور، بدعتی (جو جماعت اہلسنّت سے خارج ہو)، رشتہ کاٹنے والے، کپڑا گھسیٹ کر چلنے والے، ماں باپ کے نافرمان اور شراب کے عادی کی طرف اس رات میں بھی نگاہِ رحمت نہیں فرماتا۔

☆ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص اور حضرتِ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات میں تجلیٔ رحمت دنیا والوں پر نازل کرتا ہے تو اپنی ساری مخلوق کو بخش دیتا ہے لیکن مشرک یا کینہ رکھنے والے کو نہیں بخشتا۔ بیہقی کی روایت میں ہے کہ جس کے دل میں عداوت یا جذبہ انتقام ہو، نہیں بخشا جاتا۔ امام احمد کی روایت میں ہے کہ دو شخصوں کی بخشش نہیں ہوتی۔ بدعتی (جو جماعت اہلسنّت سے خارج ہو) اور جس نے کسی کو ناحق قتل کردیا ہو۔

اللہ عزوجل کی رحمت سے محروم:

اس دنیا میں کچھ ایسے بھی نافرمان اور معصیت کار ہیں جو رحمتوں کی اس برسات میں بھی ایک قطرۂ آبِ رحمت بلکہ اِس کے ترشحات سے بھی محروم رہتے ہیں احادیثِ کریمہ کے مطابق اِن کی فہرست کچھ اِس طرح سے ہے۔

(۱) مشرک:

جو خدائے وحدہٗ لاشریک کے ساتھ دوسرے کو اس کا شریک، ساجھی اور مستحق عبادت قرار دے۔ اس کے بارے میں خدائے ذوالجلال کا فیصلہ ہے کہ:

لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ

بے شک اللہ عزوجل اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور شرک کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔

کافر اور مرتد بھی مشرک کے حکم میں ہیں۔

(۲) والدین کے نافرمان:

خدا و رسول کے بعد حقوق العباد میں ماں باپ کا حق سب سے زیادہ ہے تو ان کی نافرمانی کا وبال بھی اسی طرح ہوگا۔ حدیث میں ماں باپ کی خدمت نہ کرنے والے کے متعلق تین بار فرمایا گیا وہ ذلیل ہو، وہ ذلیل ہو، وہ ذلیل ہو۔

(۳) کاہن:

جو آئندہ کی پوشیدہ باتیں، اٹکل پچو سے بتائے، یا بتانے کا مدعی ہو۔

(۴) نجومی:

جو غیب کی خبر دے، عالم غیب ہونے کا دعویٰ کرے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے۔

(۵) جادوگر:

اس کے بارے میں حدیث ہے کہ یہ کافر ہے۔ یہ لوگوں کو ایذا دیتا ہے اور زمین میں فساد مچاتا ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے کہ جمہور علماء جادوگر کو قتل کردینا لازم قرار دیتے ہیں۔ یہی مسلک امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد علیہم الرحمۃ کا ہے۔

(۶) فال نکالے والے:

قرآن پاک میں فال نکالنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے: وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ۔

بدعتی:

جو جماعت اہلسنّت سے خارج ہو اور خلاف سنت کام کرتا ہو۔

(۸) قاتل:

جو کسی محترم و معصوم جان کو ناحق مار ڈالے۔

(۹) جلاد (۱۰) قرابت داروں سے رشتہ کاٹنے والے (۱۱) کینہ ور، جس کا سینہ کسی مسلمان سے کینہ کی آلودگی میں ملوث ہو۔ (۱۲) عادی سود خور، جس نے تین بار سود لیا ہو۔ (۱۳) ناجائز محصول وصول کرنے والے (۱۴) زنا کے عادی، مرد ہو یا عورت۔ (۱۵) شراب کے عادی (۱۶) باجہ یا میوزک بجانے والے (۱۷) گویئے اور (۱۸) زمین پر تکبر کی وجہ سے کپڑا گھسیٹ کر چلنے والے۔

ان بدنصیبوں کو چاہئے کہ اپنے گناہوں سے باز آ کر توبہ کریں اور خدائے پاک کے انعام واکرام سے سرفراز ہوں۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام شعبان کی پندرھویں رات میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا اے صاحبِ مدح کثیر! اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایئے' میں نے پوچھا! یہ کونسی رات ہے؟ عرض کیا یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور کافروں' مشرکوں کے علاوہ سب کو بخش دیتا ہے مگر یہ کہ وہ جادوگر ہو یا کاہن یا شراب کا عادی یا سود کا عادی یا زنا کا عادی ہو کہ ان مجرموں کی اپنے اپنے گناہ سے توبہ کرنے سے پہلے بخشش نہیں ہوتی۔ پھر جب رات کا چوتھائی حصہ ہوا تو جبریل علیہ السلام اترے اور عرض کیا: اے صاحبِ مدح عظیم! اپنا سر اٹھایئے' سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا سر انور اٹھا کر دیکھا کہ جنت کے سب دروازے کھلے ہیں۔ پہلے دروازے پر ایک فرشتہ ندا دے رہا ہے کہ اس رات میں رکوع کرنے والوں کو بشارت ہو...... دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں سجدہ کرنے والوں کیلئے بشارت ہو...... تیسرے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں دعا کرنے والوں کیلئے بھلائی ہو...... چوتھے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں ذکر کرنے والوں کو مبارک ہو...... پانچویں دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں خدا کے ڈر کی وجہ سے رونے والوں کو مبارک ہو...... چھٹے

دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اسی رات میں تمام مسلمانوں پر خدا کی رحمت ہو...... ساتویں دروازے پر ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ ہے کوئی کچھ مانگنے والا کہ اسے منہ مانگی مراد دی جائے...... اور آٹھویں دروازے پر ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دیا جائے۔ میں نے پوچھا اے جبریل! یہ دروازے کب تک کھلے رہتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا شروع رات سے فجر کے نمودار ہونے تک۔ پھر عرض کیا اے تعریف کے لائق صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میں اللہ تعالیٰ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بال کی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین)

☆ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کی پندرھویں رات میں اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو جنت میں بھیج کر حکم فرماتا ہے کہ پوری جنت سجادی جائے کیونکہ آج کی رات آسمان کے ستاروں' دنیا کے رات و دن' درختوں کے پتوں' پہاڑوں کے وزن اور ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر اپنے بندوں کو بخش دوں گا۔

(ماثبت بالسنۃ)

باڑا جو بٹے پر تو فضل کریم کا
کشکول بھردے گنبد عرش عظیم کا

سال بھر جادو سے حفاظت:

شعبان المعظم کی پندرھویں رات بیری (بیر کے درخت) کے ساتھ پتے پانی میں جوش دے کر غسل کرے انشاء اللہ العزیز تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

(اسلامی زندگی)

آتش بازی کی بدعت:

مسلمانوں کی بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ ان کے نیک کام بسا اوقات افراط وتفریط سے خالی نہیں ہوتے اور شیطان اپنے خفی ذریعہ سے ان کیلئے نیک کاموں میں برائی کی

صورت پیدا کر دیتا ہے۔ ظاہر ہے شب برأت، قرب الٰہی کیلئے عبادتوں کی رات ہے اس میں خوشیاں بھی منائی جا سکتی ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم کو ایسی رات سے نوازنے کا موقع مرحمت فرمایا، مگر ہم خوشی کی حدوں کو پار کر جاتے ہیں اور شیطانی وسوسے سے ایسے امور انجام دینے لگتے ہیں جو سرتا سر ناجائز و گناہ ہیں اور ہم کو احساس تک نہیں ہوتا کہ اپنی بھلائیوں میں برائیوں کی آمیزش کر رہے ہیں۔ صرف اسی بات پر موقوف نہیں بلکہ تضیع مال، اسراف بیجا اور فضول خرچی جیسی بری چیزوں میں مبتلا ہو کر عصیاں کاری کا بوجھ اپنے ذمے لیتے ہیں۔ عام طور پر شعبان کی اس عظیم رات کے آنے سے پیشتر بلکہ شعبان کے رویت ہلال ہی سے آتش بازی محلہ محلہ، قریہ قریہ شروع ہو جاتی ہے۔ ہم بڑے شوق سے آتش بازی کا سامان خرید کر اپنے بچوں کو اس سے خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم کو گمان تک نہیں ہوتا کہ ہم کوئی برا کام کر رہے ہیں حالانکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ یہ چیز شریعتِ اسلامی کے مزاج کے خلاف ہے۔

قرآن حکیم میں تضیع مال و فضول خرچی پر سخت تنبیہ فرمائی گئی ہے بلکہ ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا إِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ
(سورۃ الاسراء آیت ۲۷)

بے شک فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

وَلَا تُسْرِفُوْا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ○
(سورۃ الاعراف آیت ۳۱)

فضول خرچی نہ کرو بے شک اللہ عز و جل فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

آتش بازی کا موجد کون؟:

یہ مبارک رات جہنم کی آگ سے چھٹکارا پانے کی رات ہے مگر آج کل کے مسلمانوں کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ وہ آگ سے چھٹکارا حاصل کرنے کی بجائے پیسے

خرچ کر کے خود اپنے لئے آگ یعنی آتش بازی کا سامان خریدتے ہیں اور اس طرح خوب خوب آتش بازی چلا کر اس مقدس رات کا تقدس پامال کرتے ہیں۔

''اسلامی زندگی'' میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''آتش بازی نمرود بادشاہ نے ایجاد کی۔ جب اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہو گئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی طرف پھینکے''۔

آتش بازی حرام ہے:

علاوہ ازیں ہندو لوگ ہولی دیوالی کے وقت خوب آتش بازی چلاتے ہیں۔ افسوس! کہ یہ آتش بازی والی ناپاک رسم مسلمانوں میں زور پکڑتی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کا کروڑ ہا کروڑ روپیہ ہر سال آتش بازی کی نذر ہو جاتا ہے اور آئے دن یہ خبریں آتی ہیں کہ فلاں جگہ آتش بازی سے اتنے گھر جل گئے اور اتنے آدمی جل کر مر گئے وغیرہ وغیرہ۔

اس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے پھر یہ کام اللہ عز و جل کی نافرمانی بھی ہے۔ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''آتش بازی بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔''

(اسلامی زندگی)

(۵) قبول شفاعت:

اس مبارک رات میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری امت کی شفاعت کے عطیہ خاص سے نوازا گیا ہے۔

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وَاُعْطِيْتُ مَالَمْ يُعْطَيْنَ أَحَدٌ'' اور مجھے کچھ ایسے فضائل ملے جو مجھ

قَبْلِیْ، اِلٰی قَوْلِہٖ. وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ — سے پہلے کسی نبی کو نہ ملے۔ اور مجھے شفاعت دی گئی۔ (بخاری ومسلم)

☆ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان المعظم کی تیرھویں رات کو بارگاہ خداوندی میں اپنی امت کیلئے شفاعت کی درخواست کی تو ایک تہائی امت کی شفاعت مقبول ہوئی۔ پھر چودھویں رات میں دعا کی تو دوتہائی امت کی شفاعت عطا کی گئی۔

ثُمَّ سَأَلَ لَيْلَةَ الْخَامِسَ عَشَرَ فَأُعْطِيَ الْجَمِيْعَ إِلَّا مَنْ شَرَدَ عَنِ اللهِ شَرَادَ الْبَعِيْرِ۔

پھر پندرھویں رات (شب برأت) میں دعا کی تو ساری امت کے حق میں "شفاعت" قبول ہوگئی ہے۔ سوائے ان نافرمان بندوں کے جواللہ عزوجل کی اطاعت سے اونٹ کی طرح بدک کر بھاگتے ہیں۔

یعنی اللہ عزوجل کے حکم سے سرتابی اور گناہ پر اصرار کرتے ہیں۔

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے
گر ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

شب برأت بسر کرنے کا طریقہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کے بسر کرنے کا جو طریقہ ارشاد فرمایا ہے ملاحظہ ہو!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "شعبان کی پندرھویں شب کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ اس رات میں اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے بعد آسمان دنیا کی طرف اپنی تمام تر رحمتوں عنائتوں کے ساتھ اپنی شان کے لائق نزول اجلال فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے!...... ہے کوئی معافی چاہنے والا میں اس کو معاف کردوں...... ہے کوئی روزی کا طالب میں اسے رزق عطا کروں...... ہے کوئی مصائب وآلام کا مارا ہوا جو مجھے پکارے اور میں اس کے دکھوں کا مداوا کردوں...... اسی طرح اللہ عز وجل اپنی کرم نوازیاں لٹاتا رہتا ہے، حتیٰ کہ صبح طلوع ہوجاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

تیرے کرم سے اے کریم ہمیں کونسی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

عمر ثانی علیہ الرحمۃ پر عنایت کی حکایت:

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ شعبان المعظم کی پندرھویں شب کو مشغول نوافل تھے، سر اٹھایا تو ایک سبز رقعہ ملا جس کا نور آسمان تک پھیلا ہوا تھا۔ اس پر لکھا تھا:

"هٰذَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ لِعَبْدِهٖ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ۔

یعنی خدائے مالک غالب، اللہ عزوجل کی طرف سے یہ "برأت نامہ" ہے۔ جو اس کے بندے عمر بن عبدالعزیز کو عطا ہوا ہے۔" (تفسیر روح البیان)

اب میں حصول برکت کیلئے اپنی تالیف کا اختتام ایک مکتوب پر کرتا ہوں جو اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، عظیم البرکت، مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے اپنے ایک ارادتمند کو روانہ کیا جس کا مضمون من وعن پیش کیا جاتا ہے:

امام اہل سنت کا پیام

شب برأت قریب ہے۔ اس رات تمام بندوں کے اعمال حضرت عزت جل جلالہ میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عزوجل بطفیل حضور پرنور، شافع یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے ذنوب (گناہ) معاف فرماتا ہے مگر چند ان میں وہ دو مسلمان جو محض دنیوی وجہ سے رنجش رکھتے ہیں، فرماتا ہے، ان کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح نہ کرلیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کردیں یا معاف کرالیں کہ باذنہ تعالیٰ حقوق العباد سے صحائف اعمال خالی ہو کر بارگاہ عزت عزوجل میں پیش ہوں۔ حقوق مولا تعالیٰ کیلئے توبہ صادقہ کافی ہے۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔ ایسی حالت میں باذنہ تعالیٰ ضرور اس شب میں امید مغفرت تامہ ہے۔ بشرط صحت عقیدہ، وَهُوَ

اَلْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ یہ سنت مصالحت اخوان و معافی حقوق بحمدہ تعالیٰ یہاں سالہائے دراز سے جاری ہے امید کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اجراء کر کے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا فَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا یَنْقُصُ مِنْ أُجُوْرِھِمْ شَیْئًا۔ کے مصداق ہوں یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اس کیلئے اس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے اور اس فقیر ناکارہ کیلئے عفو و عافیت دارین کی دعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لئے دعا کرتا ہے اور کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زبان دیکھی جاتی ہے نہ نفاق پسند ہے۔ صلح و معافی سب سچے دل سے ہو۔

والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

از بریلی